121424 ـ " جب خاوند كهائے تو بيوى كو كهلائے اور جب خود پهنے تو بيوى كو پهنائے " كا معنى

سوال

كيا اس حديث " جب خاوند خود كهائے تو بيوى كو بهى كهلائے اور جب خود پهنے تو بيوى كو بهى پهنائے " كا معنى يہ ہے كہ اگر خاوند اپنے ليے پانچ سو ريال كا لباس خريدے تو بيوى كو بهى پانچ سو ريال دے، يا اس كے ليے اتنے ہى ريال كا لباس خريد كر دے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

حكيم بن معاويہ القشيرى اپنے باپ سے بيان كرتے ہيں كہ كہتے ہيں:

ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كيا: ہم ميں سے كسى ايك كى بيوى كا اس پر كيا حق ہے ؟

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: جب تم خود كهاؤ تو بيوى كو بهى كهلاؤ، اور جب خود پہنو تو بيوى كو بهى پہناؤ، اور تم بيوى كو چہرے پر مت مارو، اور نہ ہى سے قبيح و بدشكل كہو، اور گھر كے علاوہ كہيں اور اسے مت چھوڑو يعنى بائيكاٹ مت كرو "

سنن ابو داود حديث نمبر (2142).

اسے يہ مت كہو كہ اللہ تجھے قبيح بنائے.

يہ حديث اس كى دليل ہے كہ بيوى كا نان و نفقہ بيوى كے واجب حقوق ميں شامل ہوتا ہے، اور اس واجب نان و نفقہ ميں بيوى كے ليے كهانا و پينا اور لباس وغيرہ كافى ہونا ضرورى ہے، اس ليے جب كفائت والا نان و نفقہ بيوى كو ديا جائے تو اس سے زائد دينا واجب نہيں ہوگا.

اس وقت پھر خاوند كے ليے واجب نہيں كہ جب بھى وہ اپنے ليے لباس خريدتا ہے تو بيوى كے ليے بھى لباس خريدے، يا پھر اسے اس كے بدلے اتنى ہى رقم دے، يہ معنى نہيں.

حديث ميں " جب تم خود كهاؤ تو اسے بهى كهلاؤ " كى قيد سے مقصود يہ ہے كہ جس طرح انسان اپنے اوپر خرچ كرتا ہے بيوى پر بهى اسى طرح خرچ كرے، اس كا يہ مقصد نہيں كہ جب بھى وہ اپنے ليے خريدے تو بيوى كے ليے بھى

لباس خریدے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تم بیوی کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے ہی لباس خاص مت کرو، اور نہ ہی اس کے بغیر اپنے لیے کھانا، بلکہ بیوی اس میں تمہاری شریك ہے، جس طرح اپنے آپ پر خرچ کرتے ہو بیوی پر بھی اسی طرح خرچ کرنا واجب ہے، حتی کہ اکثر علماء کرام کو تو یہ کہنا ہے کہ:

" اگر آدمی اپنی بیوی پر خرچ نہ کرتا ہو اور بیوی نے قاضی کے پاس جا کر فسخ نکاح کا مطالبہ کر دیا تو قاضی کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے؛ کیونکہ خاوند نے اپنے اوپر واجب کردہ حق میں کوتاہی کی ہے " انتہی

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (3 / 131).

مزید آپ سوال نمبر (103422) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .